سوال

(92)کتاب العقائد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب العقائد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ العلی الاعلی والصلوة والسلام علی عباده الذین اصطفی امابعد فقدرایت بعض معاصرینا رسائل ردفیہاقول اہل السنة ان اللہ بائن من خلقہ علی العرش بذاتہ فی کل مکان بعلمہ قال انہ معنافی الارض بذاتہ کما ہو علی العرش وہذاقول مخترع بتدع مخالف لعقیدة اہل السنة والجماعة والباعث علیہم امران استنکاف عن اتباع السلف واعجاب بازائہم وہماداءان مہلکان قل من ابتلی بہما الاہلک ومنشأ غلطہم قول من قال ان معینہ تعالی فی قولہ عزوجل وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وقربہ فی قولہ تعالی وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ووجہہ فی قولہ تعالی فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ من المتشابہات وہذاالقول وان نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سب تعریف اللہ بزرگ وبرتر کی ہے اور صلوة وسلام اس کے بندوں پر جن کو پسند کیا امابعد۔ ہم نےاپنے بعض ہمعصروں کے رسائل میں دیکھاکہ انہوں نے اہل سنت کے اس قول کو (کہ اللہ مخلوق اپنی سے مجداہے اور عرش پر ہے ازروئے ذات اپنی کے اورہر جگہ ہے ازروئے علم اپنے کے) ردکیااوراس بات کے قائل ہوئے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے ازروئے ذات اپنی کے جیساکہ عرش پر ہے اوریہ قول مخترع مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہے باعث ان کے اس قول پر دوامر ہیں، اتباع سلف سے ننگ رکھنا اوراپنی رائے کوپسند کرنا اوریہ دوفرض ہیں ہلاک کرنے والے جو شخص ان میں بتلا ہواہلاک اور خراب ہوااوران کے اس غلط قول کا باعث یہ قول ہے جو بعض نے کہا ہے ہ معیت اللہ تعالی برتر کے اس قول میں وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ اورقرب اس قول میں وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اوروجہ اس قول میں فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ متشابہات میں سے ہیں اوریہ قول اگرچہ

عن بعض اہل العلم لکن المستدلین بہ غفلواعن مرادہم وذہلواعن مطلبہم فان مقصودہم من ذلک المتشابہ المحتمل للمعانی لا المتشابہ الذی لایوول ولایفسر والمحمل قسم من المتشابہ عندہم کما صرح بہ الطیبی والقسطلانی والبغوی وغیرہم و حکم ہذاالنوع من المتشابہ الردالی المحکم الذی لایحتمل الامعنی واحداوعلی ہذاعدومعیتہ وقربہ ووجہہ فی ہذاالایات من المتشابہ ثم فسرواالمعیة بالعلم والقرب بقرب المائکة اوالعلم والوجہ بالجہة اوالمرضاة وتوضیح ذلک ان لفظ مع کما یستعمل فی قرب ذات الشئ بالشئ کذلک یستعمل فی غیرہ کمافی قولہ عزوجل واذاخلواالی شیطینہم قالواانا معکم

ای فی الدین والعقیدۃ وقولہ عزوجل

ان اللہ مع الصابرین ای فی العون والنصر وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بالمدینۃ اقواما اسرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم ای بالنصح والنیۃ

بعض اہل علم سے منقول ہے لیکن اس قول کی دلیل لانیوالے اس قائل کے مطب ومراد سے غافل وذہل رہے، ان کا مقصود اس متشابہ کہنے سے یہ ہے کہ یہ آیتیں معانی کثیرہ کی محتمل ہیں، نہ یہ کہ یہ آیتیں متشابہ ہیں ان کی تاویل وتفسیر نہ کی جائے اور محتمل ان کے نزدیک متشابہ کی ایک قسم ہے تصریح کی ہے اس کی طیبی اور قسطلانی اور بغوی وغیرہ نے اور حکم اس متشابہ محتمل المعانی کا یہ ہے کہ اس کو رد کیا جاوئے محکم کی طرف جو ایک معنی کے سوا دوسرا احتمال نہ رکھے اسی بناء پر انہوں نے معیت اور قرب اور وجہ کو ان آیتوں میں متشابہ ٹھہرا کر معیت علم اور قرب ملائکہ یا علم اور وجہ کی جہت یا خوشی کی تفسیر کی ہے توضیح یہی ہے کہ لفظ مع کا استعال جیسا قرب ذات الشئَ بالشئَ میں ہے غیر ذلک میں بکثرت مستعمل ہے جیسا خداوند عالم فرماتا ہے وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ یعنی جب منافق اپنے سرداروں کے پاس اکیلے جاویں کہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں یعنی دین اور عقیدہ میں اور قول اللہ تعالی کا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یعنی مددویاری میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالمدینۃ اقواما اسرتم مسیرا ولا قطعتم الخ یعنی مدینے میں کئی قومیں ہیں کہ نہیں سیر کرتے تم کوئی سیر اور نہیں طے

والدعاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الماہر بالقران مع السفرۃ الکرام ای فی الرتبۃ والثواب ویستعمل لمعان اخر بحسب القرینۃ والمقام وایضا ضمیر جمع المتکلم متصلا کان او منفصلا کما یستعملہ المعظم المطاع لنفسہ کذلک یستعملہ فی من ارسلہ ویجری حکمہ کما فی قولہ تعالی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ نَتْلُو عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ فالانزال والاحیاء والامانۃ والقصص والتلاوۃ والقراۃ والکتابۃ وان کان فعل الملک لکن اسند الی نفسہ لانہ الامر الحاکم فکذلک فی قولہ عزوجل وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وان کان قرب الملئکۃ الذین یکتبون الاعمال ویفسرہا الایۃ التی بعدہا۔ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مایلفظ من قول الا لدیہ

کرتے تم کو جنگل مگروہ تمہارے ساتھ ہیں یعنی ساتھ خیر خواہی اور نیت اور دعا کے اور قول آنحضرتؐ کا الماہر بالقران مع السفرۃ الکرام یعنی جو شخص قرآن سے ماہر وواقف ہووہ سفرہ کرام کے سارتھ ہے یعنی رتبہ وثواب میں اور قرینہ اور مقام کے موافق دوسے معنی میں بھی مستعمل ہے اور بھی ضمیر جمع متکلم منقل ہویا منفصل بزرگ اور مطاع لوگ جیسا اپنے نفس کے واسطے استعمال کرتے ہیں اپنے قاصدوں کے واسطے بھی استعمال فرماتے ہیں جیسا اللہ تعالی وتقدس کے قول میں ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ تحقیق ہم نے ارتارا ہے ذکر کو، إِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ اور تحقیق البتہ ہم زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس اچھا بیان نَتْلُو عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ ہم پڑھتے ہیں تیرے پاس موسی اور فرعون کی خبر سے فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ پھر جب پڑھنے لگیں ہم اس کو تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ہم لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے اور ان کے پیچھے نشان رہے ان سب آیتوں اندال اور احیاء اور امانت اور قصص اور تلاوت اور قرات اور کتابت اگرچہ فعل فرشتوں کا ہو لیکن اللہ تعالے نے ان سب فعلوں کا استاد اپنی ذات کی طرکیا ہے اس واسطے کہ وہ حاکم اور امران سب کام کا ہے اس طرح اللہ تعالے کے اس قول میں ہے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور ہم اس کے نزدیک ہیں ۔ دھڑکتی آگ سے مراد اس سے قرب ملائکہ ہے جو اعمال لکھتے ہیں اور مفسر ہیں اس کی وہ آیت جو بعد اس کے ہے یعنی إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ رقیب عتید جب لیتے

رقیب عتید وفی قولہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ وان کان قرب الملئکۃ الموت کما یدل علیہ سیاق الایۃ وسباقہا لکن اسندہ الی نفسہ لکونہ الامر الحاکم وبہ قال بعض اہل العلم انہ القرب بالعلم والقول الاول اصح واما قربہ مع الداعین والذاکرین فی قولہ تعالی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ وقولہ تعالی فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ وقولہ علیہ السلام ان الذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ وامثال ذلک فقرب خاص ذاتی فی بعض الاوقات کالنزول الی سماء الدنیا فانہ ینزل کیف یشاء ویقرب من خلقہ

جاتے ہیں وہ لینے والے راہنے بیٹھا نہیں بولتا کوئی بات مگر اس کے پاس ہے راہ دیکھتا تیار اور اسی طرح اللہ تعالے کے اس قول میں وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ اور ہم اس کے بہت نزدیک ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے اور مراد اس سے قرب ملائکہ موت ہے جیسا کہ آیت کے آگے پیچھے ملانے سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس قرب کی نسبت اپنی ذات کی طرف اس واسطے کی کہ وہی آمر اور حکم ہے اس اک اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مراد اس قرب سے علم ہے اور صیح تر قول اول ہے اور قرب اللہ تعالی کا دعا کرنیوالوں اور یاد کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالی کے اس قول میں وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ اور جب تجھ سے پوچھیں بندے میرے مجھ کو تو میں نزدیک ہوں پہنچتا ہوں پکارنے والے کی پکار کو جب مجھ کو پکارتا ہے اور اللہ کے اس قول میں فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں ۔ ان الذی تدعونہ

اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ۔ تحقیق جس کو تم پکارتے ہویعنے اللہ تمہارے بہت نزدیک ہے سواری کے اونٹ کی گردن سے اوران کی امثال لیں، قرب خاص ذاتی ہے بعض وقتوں میں جیسا اترنا سماء دینا کی طرف پس اللہ تعالی اترتا ہے جیسا چاہیئے اورنزدیک ہوتا ہے اپنی خلق

کیف یشاء امنابہ کل من عندربنا وایضا الوجہ تجیٔ بمعنی مستقبل کل شیٔ ونفس الشیٔ وسیدالقوم والجاہ تجیٔ بمعنی الجہۃ کما القاموس والمختارۃ وبہذا لمعنی فسراہل العلم فی تفاسیرہم قولہ تعالی فَثَمَّ وَجْہُ اللَّہِ ای جہۃ التی امربہا قال العلامۃ التفتازانی فی فاضحۃ الماحدین ثم ان اولئک الملاحدۃ الذین ہم اخوان ان الشیٰطین یخدعون الجاہلین بتمسلہم فی ذلک الضلال بقولہ تعالی وَلِلَّہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ الایۃ بتفسیرہم وجہ اللہ ہہنا بذات اللہ موافقالرأیہم لابالجہۃ التی امربہا ورضیہا علی ماہوالحق المبین والمطابق لقواعدالدین ولاجماع علماء المسلمین انتہی۔ ولما کانت ہذہ الایات محتملۃ للمعانی عدہاالبعض من المتشابہ ثم فسرہا ہو وغیرہ من اہم السنۃ بالمعنی الذی لایناقض النصوص التی لاتحتمل الامعنی واحدولوکان ہذا من المتشابہ الذی لایفسر مافسرہ والنصوص التی لاتحتمل الامعنی واحداقولہ عزوجل إِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ تَعْرُجُ الْمَلَائِکَۃُ وَالرُّوحُ إِلَیْہِ یُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ

سے جیسا چاہیئے ہم کواس کا ایمان ہے سب ہمارے رب کے پاس ہے اور نیز وجہ کا لفظ جیسا معنی میں سامنے ہرچیز کے اور ذات چیز کے اور سرادار قوم کے اور جاہ کے مستعمل ہے ویسا جہت کے معنے میں بھی آتا ہے، جیسا قاموس اور مختارہ میں ہے اور اس معنے سے تفسیر کیا ہے اہل علم نے اپنی تفسیروں میں قول اللہ تعالی کو فَثَمَّ وَجْہُ اللَّہِ وہین ہی ہے وجہ اللہ کا یعنے جہت جو اللہ نے فرمائی، علامہ تفتازانی نے فاضحتہ الملحدین میں کہا ہے کہ یہ ملحد سب جو شیطان کے بھائی ہیں فریب دیتے ہیں جاہلوں کو اپنی گمراہی میں اللہ کے اس قول سے تمسک کرکے وَلِلَّہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْہُ اللَّہِ یعنی وجہ اللہ کو ساتھ ذات اللہ کے تفسیر کرتے ہیں نہ ساتھ جہت کے جس کا اللہ نے حکم فرمایا اور پسند کیا جیسا کہ حق وظاہر ہے اور موافق قواعد دین کے اوراجماع علماء مسلمین کے ہے انتہی اورچونکہ یہ آیتیں کئی معنے کی محتمل تھیں لہذا بعض نے ان کو متشابہ کہا اور پھر انہوں ہی نے اوراوروں نے اہل سنت میں سے ان کی تفسیر ایسے معنے سے کی ہے جو مناقض نہیں ہے ان نصوص کے جن کے ایک ہی معنے ہیں اور یہ آیتیں اگر اس متشابہ سے ہوئیں جس کی تفسیر نہیں کی جاتی توان کی بھی تفسیر نہ کرتے اور نصوص جن کے ایک ہی معنے ہیں یہ ہیں إِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ اسی کی طرف چڑھتا ہے کلام ستھرا اور تَعْرُجُ الْمَلَائِکَۃُ وَالرُّوحُ چڑھتے ہیں فرشتے اورروح اس کی طرف اور یُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ إِلَیْہِ تدبیر سے اتارنا ہے کام

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث المعراج فنزلت الی موسی فقال مافرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوات فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع الی ربک فسئل التخفیف فلم ازل ارجع بین ربی وبین موسی حتی قال یا محمد انہن خمس صلوات کل یوم ولیلۃ الحدیث۔

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لما خلق الخلق کتب فی کتب عندہ فوق العرش ان رحمتی تغلب غضبی

آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہے طرف اس کی اور إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ، میں تجھ کو پھیر لوں گا اپنی طرف اور بل رفعہ اللہ الیہ بلکہ اٹھالیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور۔ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ کیا نڈر ہوئے تم اس سے جو آسمان پر ہے دھسا دے تم کو زمین میں اور فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ، جو لوگ پاس ہیں تیرے رب کے بڑائی نہیں کرتے اس کی بندگی سے ڈر رکھتے ہیں اپنے رب کا اوپر سے اور وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا، اور بولا فرعون کے اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید میں پہنچوں رستوں میں رستوں میں آسمان کے پھر جھاں کے دیکھوں موسی کے معبود کو اور میری اٹکل میں تو وہ جھوٹا ہے اور الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ وہ بڑی مہر والا ہے تخت کے اوپر قائم ہوا اور قول آنحضرتﷺ کا حدیث معراج میں کہ پھر میں اترا موسی کی طرف تو کہا کیا فرض کیا ہے تیرے رب نے تیری امت پر میں نے کہا پچاس نمازیں ہر رات دن میں کہا پھر جا اپنے رب کی طرف اور تخفیف چاہا سو میں اپنے رب اور موسی کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ جب پانچ رہیں تو اللہ نے فرمایا کہ اے محمد یہ سب پانچ نمازیں ہیں رات دن میں یعنی اس سے کم نہ ہوں گی الخ قول: آنحضرتﷺ کا جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا تو ایک کتاب میں جو عرش پر اس کے پاس ہے یہ لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار عمل النہار قبل عمل اللیل، وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسالہم ربہم کیف ترکتم عبادی، وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الاتامنونی وانا امین من فی السماء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لجاریۃ معاویۃ بن الحکم وجاریۃ محمد بن الشرید وجاریۃ عکاشۃ وجاریۃ حاطب وجاریۃ رجل اخر این اللہ قلن فی السماء قال من انا قلن انت رسول اللہ قال لکل واحد منہم اعتقہا انہا مومنۃ وکل ہذا وقائع مختلفۃ فی مجالس شتی وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا۔ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل

یدعواامرأتہ الی فراشک فتأبی علیہ الاکان الذی فی السماء ماخطاعلیہا- وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث الاوعال بین اظلافہم ورکبہم مثل مابین سماء الی سماء وفوق ظہورہم العرش اسفلہ واعلاہ مثل مابین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک-

اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ اٹھالیا جاتا ہے اللہ کی طرف رات کا کام دن کے کام سے پہلے اوردن کا کام رات کے کام سے پہلے اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ پھر چڑھتے ہیں وہ فرشتے جورات کو تم میں رہے تھے توان سے رب ان کا پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کوکس حال میں چھوڑاالخ اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکیا تم مجھ کو امین نہیں جانتے حالانکہ مجھ کوامین جانتا ہے وہ جو آسمان پر ہے یعنی اللہ اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاویہ بن حکم اور محمد بن بشریر اور عکاشہ اورحاطب اورایک شخص اورکی لونڈیوں سے کہ اللہ کہاں ہے سب نے کہاکہ آسمان پر فرمایاکہ میں کون ہوں سب نے کہاکہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں توان کے ہر ایک مالک کوکہاکہ اس کوآزاد کردے وہ مسلمان ہے اوریہ پوچھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف واقعات اور متفرق مجلسوں میں تھا اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ ہمارا پروردگارہررات آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوآدمی اپنی عورت کواپنے بستر پر بلاوے اوروہ انکار کرے تو عورت پر غصہ ہوتا ہے وہ جو آسمان پر ہے یعنی اللہ اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوعال یعنی حاملان عرش جوبزکوہی کی شکل میں ہیں ان کے کھرون اورزانوؤں کے درمیان اسقدر مسافت ہے جیسا ایک آسمان تک سے دوسرے آسمان تک اوران کی پیٹھ پے عرش ہے اس کا نیچا اوراوپر یعنی مٹاد جیسا آسمان سے آسمان تک پھر اللہ اوپر اس کے ہے۔

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعاء المریض ربنا الذی فی السماء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روح المومن حین تقول لہا الملئکۃ اخرجی حمیدۃ والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلایزال یقال لہا ذلک حتی ینتہی بہا الی السماء التی فیہ مااللہ وامثال ذلک ممالایمکن ان یحصرفی ہذہ الومیقات وکل ماذکرنا من الاحادیث موجودفی الصحاح وغیرہا

صحہ ئمۃ الحدیث وماذکرنالک من تفسیر الایات التی استدلوابہا ہوقول السلف اہل السنۃ وخلفہم فہذہ تفاسیر اہل السنۃ من لدن صحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی یومناہذا کلہم متفقون بلسان واحد معیتہ تعالی فی قولہ عزوجل وَہُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ معیۃ علمیۃ وقربہ فی قولہ تعالی وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ قرب ملئکتیہ اوقرب علمی الاالشواذ النادرۃ من المتاخرین کالملاجنیون الہندی وامثالہ وبعض الصوفیۃ ممن لایعبأ ولایحتج بہم فی مقابلۃ السلف قال العلامۃ التفتازانی فی فاضحتہ

اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامریض کی دعامیں کہ پروردگارہمارااللہ ہے جو آسمان پر ہے اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاروح مومن کے بیان میں جب فرشتے اسے کہتے ہیں کہ نکل تواچھی ہے اورخوشخبری ہوتجھ کوساتھ راحت اوررزق کے اور پروردگارغیر ناراض کے پس ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے اس کویہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس آسمان تک کہ جس پر اللہ ہے اورامثال ان کے اس قدرکہ حصران کا ان چندورقوں میں نہیں ہوسکتا اورجتنی حدیثیں کہ ہم نے ذکر کیں سب صحاح میں اورغیران کے میں موجودہیں اورائمہ حدیث نے ان کی تصیح کی ہے اورجن آیتوں کووہ دلیل لاتے ہیں ان کی تفسیر موافق سلف وخلف واہل سنت کے وہی ہے جوہم نے ذکر کی لیجئیے یہ تفسیریں ہیں اہل سنت کی زمانہ اصحاب نبی ﷺ سے آج تک کی سب متفق ہیں ایک زبان سے کہ معیت اللہ تعالی کی وَہُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ میں معیت علمی ہے اورقرب اللہ تعالی کا وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ، ان دونوں آیتوں میں قرب ملائکہ ہے یاقرب علمی مگر شاذونادر متاخرین جیسے ملاجیون ہندی اورمثل اس کے اوربعض صوفی جن کا اعتبار نہیں اورنہ سلف کے مقابلہ میں ان کا قول حجت ہوسکتا ہے، علامہ تفتازانی فاضحتہ

الملحدین المرادبالعیۃ ہہنا علی مااجمع علیہ المفسرون المعیۃ بالعلم لانفس الذات ولاتجد عن احدمن السلف- قال ان اللہ معنا بذاتہ فی الارض کما ہو علی العرش بل نقل کثیر من حفاظ المحدثین کالحافظ ابی عمرا لطلمکینی وابن عبدالبروابن بطہ والحافظ ابی بکرالاجری وغیرہم من المحدثین اجماع اہل السنۃ ان معنی قولہ وہو معکم علمہ کما سنذکراقاویلہم عنقریب، ومما استدلوابہ ایضا قولہ تعالی وَہُوَ اللَّہُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وہذہ ایضا محتملۃ للمعانی قال محمدبن جریرالطبری وغیرہ ماحاصلہ الوقف علی فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ جملۃ علیحدۃ قال الدجاج فیہ تقدیم وتاخیرہ تقدیرہ وَہُوَ اللَّہُ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ وقال بعض المفسرین عامل الظرف محذوف وہو المدبرای وہواللہ المدبر فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ وقالالجمہور قولہ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ متعلق بالخبر من حیث

الملحدین میں فرماتے ہیں کہ موافق اجماع مفسرین کے یہاں معیت سے معیت بالعلم مراد ہے نہ معیت بالذات اورسلف سے کسی کونہ پاوے گا، کہ اس نے کہا ہوکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اپنی ذات سے زمین میں جیسا وہ عرش پر ہے بلکہ بہت حفاظ محدثین مانند حافظ ابوبکر طلمکینی اورابن عبدالبر اورابن بطہ اورحافظ ابوبکر آجری وغیرہ محدثین نے اہل سنت کا

اجماع نقل کیا ہے کہ معنے وہو معکم کے علمہ ہیں یعنے معیت علمی ہے جیسا کہ ان سب کی تقریریں عنقریب ذکر ہوں گی اور وہ لوگ یعنی بعض متاخرین اس آیت سے بھی دلیل لاتے ہیں وَهُوَاللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ اوریہ آیت بھی کئی معنے کے محتمل ہے محمد بن جریر طبری وغیرہ نے کہا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ سموات پر وقف ہے اور وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ جملہ علیحدہ ہے زجاج نے کہا اس میں تقدیم اورتاخیر ہے اصل یوں تھا وَهُوَاللَّهُ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ عامل ظرف کا محذوف ہے کہ وہ مدبر ہے یعنی وہ اللہ مدبر ہے آسمان میں اورزمین میں اور جمہور نے کہا کہ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ متعلق ہے ساتھ خبر کے کہ وہ لفظ

ملاحظة الوصف الذی تضمنه وہو کونه معبودا وہو الاولی لان العلم یعمل فی الظرف لما تضمنه من المعنی قال الرازی وکلمة ہوانما تذکر ہہنا لافادۃ الحصر وہذہ الفائدۃ تحصیل اذا جعلنا لفظ اللہ اسما مشتقا فاما لوجعلناہ اسم علم شخص قائم مقام التعین لم یصح ادخال ہذہ اللفظة علیه ، واذا جعلنا قولنا اللہ لفظا مفیدا صار معناہ وہو المعبود فی السمآء وفی الارض انتہی وفیها وجوہ اخر ذکرہا المفسرون لکن مارایت قول احد من سلف اہل السنة و خلفهم یوافق قول شواذ اہل عصرنا فی ہذہ الایة واستدلوا ایضا بقوله صلی اللہ علیه وسلم لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ قلت ہذا الحدیث لم یبلغ درجة الصحیح کما قال الترمذی ہذا حدیث غریب من ہذا الوجه ویروی من ایوب ویونس بن عمید وعلی بن زید قالوا لم یسمع الحسن من ابی ہریرۃ فکیف الاعتقاد علی ظاہرہا فی الاعتقاد خصوصا اذ کان ظاہرہ

مبارک اللہ ہے باعتبار ملاحظہ کرنے اس وصف کے جس کو خبر شامل ہے یعنی اس کا معبود ہونا اوریہی تقریر بہتر ہے اس لئے کہ علم ظرف میں عمل کرتا ہے کیونکہ وہ معنے کو شامل ہے امام رازی نے کہا کہ لفظ ھو کا یہاں اس واسطے ذکر کیا گیا کہ ہر کا فائدہ دے اوریہ فائدہ جب حاصل ہوگا کہ لفظ اللہ کو اسم مشتق بناویں معبود کے معنے میں لیں اوراگر اس کو اسم علم شخصی قائم مقام تعین کے ٹھہراویں تو اس پر لفظ ھو کا داخل کرنا، صیح نہ ہوگا اور جب لفظ کا مفید معنے ٹھہراویں تو معنے اس آیت کے یہ ہوں گے کہ وہو المعبود فی السماء وفی الارض انتہی اوراس میں وجہین اوربھی ہیں جو مفسرین نے ذکر کی ہیں لیکن ہم نے کسی سلف اور خلف اہل سنت کا قول نہیں دیکھا جو اس آیت میں ہمارے شواذ معاصرین کے قول کے موافق ہو اوراس حدیث کو بھی دلیل لاتے ہیں کل آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم سب سے نیچے کی زمین تک رسی کو پھینکو تو اللہ پر گرے گی میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث درجہ صیح کو نہیں پہنچتی جیسا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور مروی ہے ایوب اوریونس بن عبید اور علی بن زید سے انہوں نے کہا کہ حسن ابوہریرہؓ سے نہیں سنا پس اعتقادیات میں اس حدیث کے ظاہر پر کیونکہ اعتقاد کیا جاوے، خصوصا جب ظاہر اسکو

مخالفا للایات القرانیة والاحادیث الصحیحة مع ان ہذا الحدیث رواہ الترمذی وقال قراءہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الایة تدل علی انه ارادالہبط علی علم اللہ وقدرته وسلطانه وعلم اللہ وقدرته وسلطانه فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف نفسه فی کتابه نقله عنه صاحب المشکوۃ وکذا ثناء اللہ فی المظہری عن الترمذی ولو طالعت رسائل معاصرین الذین ابتدعوا ہذہ المقالة ما وجدت فیها عن احد من السلف قال فی ہذہ الایات ماقال ہذہ المخترعون مع انہم سودوا اوراقا کثیرۃ -وجہدوا فی اثبات ما ادعوا جہدا بلیغا واطنبوا اطنابا کثیرا بما لا مزید علیه لکن ما اتوا بشیٔ یروی غلیلا اویشفی علیلا بل کلہا ارائہم العلیلة وافکارہم السقیمة التی لا تسمن ولا تغنی من جوع کیف لاوحسن نبات الارض من کرم البذر وا وردت ان ابین للاخوۃ فی الدین مذہب اہل السنة والجماعة ناقلا عن ایٔمة الحدیث والفقه کیلا تعرہم رسائل والقوم ومزخرفاتہم -

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]()

جلد 10 ص 257-267

محدث فتویٰ